Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ٹیلیفون نمبر ۹

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۵ شعبان ۱۳۹۹ھ ۲۱ وفا ۱۳۵۸ہش ۲۱ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۶۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے آمدہ ۱۹ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۶ء میں امریکہ، کینیڈا، انگلستان، سویڈن، ناروے، ڈنمارک، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد مرکزِ سلسلہ میں واپسی پر فرمایا:-

"اس عرصہ میں میں نے وہاں پر تبلیغ اسلام میں وسعت پیدا کرنے اور ان جماعتوں کی تربیتی، روحانی اور تنظیمی ضروریات کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان جماعتوں کے احباب اور بالخصوص وہاں کے نومسلم بھائی اپنے اخلاص، جذبہ قربانی اور جملہ اسلامی احکام پر عمل کرنے کا نمونہ قائم کرنے میں ترقی کر رہے ہیں۔ احمدی نومسلم امریکن بہنیں پردے کے اسلامی حکم پر عمل کرتی ہیں اور اپنی اولادوں کو صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کی تڑپ رکھتی ہیں۔"

تمام عالم میں اسلام کو غالب کرنے کا عظیم کام جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اسی کے لئے وہ اکنافِ عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا پیغام پہنچانے کے لئے سرگرمِ عمل ہیں۔ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" اسی مہم کی ایک کڑی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے کامیاب بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبّر ہو وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا

خوب یاد رکھو امیری ایک زہر کھاتا ہے اس کا تریاق شفقت علیٰ خلق اللہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

فَرِیْقًا هَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (اعراف: ۳۱)

ترجمہ:- ایک فریق کو اس نے ہدایت دی لیکن ایک اور فریق ہے جس پر گمراہی واجب ہو گئی (یعنی وہ گمراہی کا مستحق ٹھہرا)۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پا گئے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرِیَاءٍ (مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہ)

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دل میں معمولی ایمان بھی ہو وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہلِ دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں مگر تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اُس کے لئے روحانی موت ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبّر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے اس لئے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبّر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صہ ۱۰۱)

"خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھاتا ہے۔ اس کا اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبّر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متموّل انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔" (ملفوظات جلد ہشتم صہ ۱۰۳)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبد الحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق شرح و بسط سے تعلیم دیتا ہے

خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات میں کوئی تضاد نہیں جس طرح اس کی ذات کامل ہے اس کی صفات بھی کامل ہیں

اسلامی تعلیم حسن و احسان سے پُر اور حقائق و معارف پر مشتمل ہے انسان اس سے دُنیا میں کامیاب اور آخرت میں سُرخرو ہو سکتا ہے

خدا کرے کہ ہم مقصدِ زندگی کو پانے والے اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعماء اور رحمتوں کے وارث بننے والے ہوں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ر اخاء ۱۳۵۶ھ مطابق ۷ر اکتوبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرّم ملک یوسف سلیم صاحب شاھد، ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گزشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے دینِ اسلام کی چند خصوصیّات کا ذکر کیا تھا اور مختصراً بتایا تھا کہ ان میں سے ہر خصوصیّت کے متعلق آئندہ خطباتِ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ مَیں نسبتاً تفصیل سے کچھ کہوں گا۔

مَیں نے دینِ اسلام کی جو خصوصیّات بیان کی تھیں اُن میں پہلی خصوصیّت یہ بتائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق اسلام نے ہمیں

ایک کامل تعلیم

دی ہے۔ ایک مکمل بیان خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق قرآن کریم ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا کی ذات کے متعلق ہم بات یہاں سے شروع کریں گے کہ وہ "اللہ" ہے اور قرآن کریم کی اصطلاح میں "اللہ" اسمِ ذات ہے۔ قرآن کریم میں بیسیوں جگہ بلکہ شاید سینکڑوں جگہ آپ دیکھیں گے کہ "اللہ" وہ ہے جو عزیز ہے "اللہ" وہ ہے جو حکیم ہے۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ فرمایا

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اللہ الحیّ ہے۔ القیّوم ہے۔ المَلِک ہے۔ القُدّوس ہے۔ السّلام ہے۔ غرض بہت سی صفات ہیں جن سے "اللہ" متصف بتایا گیا ہے کہ اللہ یہ ہے اور اللہ کی یہ صفات ہیں۔

پس اللہ اسمِ ذات ہے اور اللہ اُن تمام صفاتِ حسنہ کا موصوف ہے جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں جب ہم اللہ کہتے ہیں تو ہمارے یعنی قرآن کریم پڑھنے والوں کے ذہن میں وہ تمام صفات آجاتی ہیں جو اس کے لئے بطور وصف کے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے اور یہ ایک انتہائی بنیادی بات ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اور میرے کسی خطبہ میں بھی اس کا ذکر آیا تھا کہ ایمان کے جتنے اصول ہیں اُن کا بنیادی اصل یہی ہے کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ ایک ہے۔ کلمہ طیّبہ میں یہی اعلان ہے کہ اللہ ایک ہے اپنی ذات میں بھی اور اپنی صفات میں بھی۔ اس وقت مَیں اللہ کی ذات کی بات کروں گا۔ اللہ کی صفات کے بارہ میں انشاء اللہ اگلے کسی خطبہ میں بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ کوئی ذات اس کی ذات جیسی نہیں ہے۔ شرکت چار قسم کی ہو سکتی ہے لیکن سورہ اخلاص میں ان چاروں قسم کی شرکت کی نفی کی گئی ہے یعنی کسی کا کسی کی ذات میں شریک ہونے کا انحصار چار باتوں پر ہے اور سورہ اخلاص میں ہر بات کی نفی کی گئی ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ ایک ہے۔ دو یا تین یا چار یا پچاس یا سو یا ہزار اِلٰہ نہیں۔ بُت پرستوں نے اللہ کے بے شمار شریک بنا لئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

کے وقت خانہ کعبہ میں کفّار نے بہت سے بُت بٹھا رکھے تھے۔ غرض ایک تو یہ بُت پرست ہیں جنہوں نے اللہ کو ایک نہیں سمجھا اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے تین خدا بنا لئے اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے ایک کو بھی نہیں مانا لیکن اسلام کہتا ہے اللہ ہے اور وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ عدد کے لحاظ سے وہ ایک ہے اور مرتبہ کے لحاظ سے اللہ کا کوئی ہم پلّہ اور ہم مرتبہ نہیں ہے۔

واجب الوجوب ہونے میں ایسی چیز یا کوئی ایسا انسان یا جاندار یا فرشتہ یا جن یا جو مرضی کہہ لو غرض کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو واجب الوجوب ہو یعنی جس کا ہونا ضروری ہو۔ اللہ کے سوا ہر چیز اپنی ذات کے لحاظ سے ہلاک ہونے والی ہے اور

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

کے اعلان کے نیچے آتی ہے۔

پس مرتبۂ وجوب میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور اسی کے اندر آتا ہے محتاج الیہ ہونا اور اس میں بھی خدا تعالیٰ کا جو بے نیاز ہے کوئی شریک نہیں ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کسی غیر کی احتیاج رکھتی ہے۔ صرف خدا تعالیٰ ایک ایسی ہستی ہے جس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ اور ہر چیز خدا تعالیٰ کی احتیاج رکھتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ مرتبہ وجوب میں اکیلا ہے اور اکیلا ہی اس خصوصیت کا حامل ہے۔ اور اس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منفرد اور یگانہ

ہے۔ وہ صمد اور غنی ہے اسے کسی کی احتیاج نہیں۔ ہر دوسرے کو اس کی احتیاج ہے۔

تیسرا شریک خاندانی ہوا کرتا ہے۔ خاندان کے مختلف افراد ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں۔ پس رشتے کے لحاظ سے اور حسب نسب کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ فرمایا۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

نہ اس کو کسی نے جنا اور نہ اس کا آگے کوئی بیٹا ہے وہ واجب الوجوب ہے وہ ازلی ہے وہ ابدی ہے اور اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ باپ ہونا بھی احتیاج بتاتا ہے۔ اور بیٹا پیدا کرنا بھی احتیاج ثابت کرتا ہے۔

چوتھے یہ کہ وہ اپنے کام کے لحاظ سے واحد لا شریک ہے اس کے فعل میں کوئی اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ باعتبار فعل بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق اسلام نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایک ہے۔ احد ہے۔ مرتبۂ وجوب میں اور اس لحاظ سے کہ کسی کی اسے احتیاج نہیں اور ہر دوسرے کو اس کی احتیاج ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نسبت کے لحاظ سے بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اپنے فعل کے لحاظ سے بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ جب ہم

صفات باری کے بارے میں

بات کرینگے تو یہ بات عیاں ہو جائے گی۔ کہ جن صفات میں بظاہر انسان کی بعض صفات یا اس کے افعال کی خدا تعالیٰ کے افعال کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ وہ بھی حقیقی مشابہت نہیں ہے۔ ہر دو میں بنیادی فرق ہے۔ لیکن وہ تو بعد کی بات ہے اس وقت تو میں یہ بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق اسلامی تعلیم ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا ایک ہے کسی جہت اور کسی طور پر کوئی اس کا شریک نہیں ہے

پھر اسلام ہمیں بھی بتاتا ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو تمام تعریفوں کی مستحق ہے فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور اللہ وہ ذات ہے جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہے فرمایا لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۔ اور اللہ وہ ذات ہے جو تمام فیوض کا مبدء ہے فرمایا رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ کسی کی تعریف اس کی خوبی کی بناء پر کی جاتی ہے یا اس کے احسان کی بناء پر کی جاتی ہے۔ اللہ تمام صفات حسنہ اور اچھے اوصاف کا مالک ہے اور حقیقۃً وہی اس کا مستحق ہے ان اوصاف کی کچھ جھلکیاں تشبیہی طور پر انسان کو بھی ملیں۔ بعض جگہ دوسروں میں بھی اس کا پرتو نظر آتا ہے۔ لیکن حقیقی طور پر اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى کا سزوار اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور وہی

رب تعریفوں کا مستحق ہے

اور اسی طرح خدا تعالیٰ کی ذات پاک اور قدوس ہے۔ وہ تمام رذائل اور عیوب اور نقائص سے منزہ ہے۔ اس کی تمام صفات اس کی ذات کے مناسب حال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جو عظمت اور جلال اور کبریائی ہے اس کے مناسب حال تمام صفات حسنہ اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اس کی ذات اور صفات میں کوئی تضاد نہیں (یہ ایک باریک فلسفیانہ مسئلہ ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا) غرض خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ جس طرح وہ کامل ہے۔ اسی طرح اس کی صفات بھی کامل ہیں اور جس طرح اس کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔ اسی طرح اس کی صفات میں بھی کوئی شریک نہیں۔

پھر اسلام نے ہمیں یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی ابدی ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ میں یہ بتا دوں کہ زمانہ کے متعلق جب ہم کوئی لفظ استعمال کرتے ہیں یا کوئی بات کرتے ہیں تو ہم اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق بات کرتے ہیں مگر

خدا تعالیٰ ازلی ابدی ہے

اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ فرمایا يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ اللہ تعالیٰ پر کبھی موت اور فنا طاری نہیں ہو سکتی اور ایسے ہی ادنےٰ درجہ کا تعطل حواس بھی اس کے لئے جائز نہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب طلباء کلاس میں بیٹھے ہوتے ہیں تو اگر کسی طالب علم کا دماغ تھکا ہوا ہو یا وہ لاپرواہ ہو تو اگر ایک لمحہ کے لئے اس کی توجہ اپنے استاد کی باتیں سننے سے ہٹ جائے تو پھر اسے یہ پتہ نہیں لگتا کہ استاد کیا کہہ رہا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ تعطل حواس کے نقص سے منزہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں ایک لمحہ کے ہزارویں حصہ میں تعطل حواس نہیں پایا جاتا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی وقت تعطل حواس پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ازلی و ابدی ہے وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ وہ اپنی ذات سے زندہ ہے۔ وہ کامل حیات کا مالک ہے اور اپنی ذات سے قائم ہے۔ اس کے قیام میں بھی کمال پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی نہیں جو اپنی ذات میں زندہ ہو۔ اور اپنی ذات سے قائم رہ سکتی ہو۔ اس لئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خدا کی ذات بزرگ و مقدس ہے ضعف اور ناتوانی اسکی طرف منسوب ہی نہیں کی جا سکتی۔ اسکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری صفات اپنے کمال پر پہنچی ہوئی ہیں۔ اس کی ذات اور صفات میں تھوڑا سا ضعف اور نقصان بھی نہیں پایا جاتا۔

اسی طرح اسلام نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی ذات غیر محدود ہے

(اس مضمون کا یہ حصہ ذرا دقیق ہے آپ اسے غور سے سنیں۔ خدا آپکو سمجھنے کی توفیق دے) کائنات محدود ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ تو محدود ہے۔ محض انفرادی حیثیت ہی میں نہیں بلکہ بحیثیت مجموعی یہ کائنات محدود ہے۔ لیکن اس کائنات کا صانع یعنی خدا تعالیٰ غیر محدود ہے۔ اس لئے جہاں اس کی صفات کے جلوے کائنات میں ظاہر ہوتے ہیں، قرآن کریم کی اصطلاح میں انہیں تشبیہی صفات کہا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی جو تنزیہی صفات ہیں وہ وراء الوراء مقام رکھتی ہیں۔ ہم عاجز بندے اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ وہ ہماری عقل سے بالا ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ عرش کو مخلوق کہنا اور اس بحث میں پڑنا غلط ہے۔ عرش اس وراء الوراء مقام کا نام ہے، جس میں خدا تعالیٰ کی تنزیہی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں۔ لیکن جہاں تک کائنات کا تعلق ہے اس میں انسان کوشش کرتا ہے اور سائنس اور تحقیق اور خداداد علم کے ذریعہ ترقی کرتا ہے۔ انسان کی یہ ترقی

خدا تعالیٰ کی تشبیہی صفات

کے پرتو کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ کائنات سے پرے خدا تعالیٰ کا جو بھی مقام ہے وہ انسانی عقل سے پرے ہے۔ ہم اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ مگر جہاں تک کائنات کا سوال ہے اس میں

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آسمان اور زمین میں، کائنات کے ہر حصے میں خدا تعالیٰ ہی کا نُور جلوہ گر ہے اور ہر مخلوق میں ہمیں خدا ہی کے چہرے کی چمک نظر آتی ہے۔ اس کے بغیر سب تاریکی اور ظلمت ہے۔ ہر چیز نور خدا تعالیٰ کی ذات سے ہی لیتی ہے۔

پس یہ جو کائنات ہے اور جو ماوراء کائنات ہے اس کا ہم ہلکا سا، مبہم سا تصور ذہن میں لائیں۔ تب ہمیں کچھ شعور حاصل ہو سکتا ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کس معنی میں غیر محدود ہے۔ یہ ہمیں اسلام نے بتایا ہے کہ خدا کی ذات قطعی طور پر غیر محدود ہے۔ اس کی حد بست نہیں کی جا سکتی۔ وہ کائنات کے ہر حصہ میں ہر وقت اسی طرح موجود ہے جس طرح وقتی طور پر ایکسرے کی شعاعیں انسان کے جسم کے بعض حصوں میں جہاں سورج کی روشنی نہیں جا سکتی۔ وہاں موجود ہوتی ہیں۔

پس اصل نور جو ہے وہ خدا کا ہے۔ میں نے قرآن کریم میں لفظ "نور" پر بڑا غور کیا ہے۔

نُور خدا ہی کا ہے

دوسری چیزوں کے لئے جب ہم نور کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو وہ مجازی معنے میں کرتے ہیں۔ حقیقی معنے میں نُور اللہ ہی کا ہے۔ مثلاً خدا کے نور میں اور ایکسرے کی شعاعوں میں غیر محدود فاصلے ہیں۔ یعنی اتنی کثیف ہے ایکسرے کی شعاع خدا تعالیٰ کے نور کے مقابلے میں کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ سورج ہے اس کی روشنی اندر نہیں آ رہی۔ اس کو دیواروں نے روک لیا ہے۔ ایکسرے کی شعاعیں ایک حد تک جسم کے اندر داخل بھی ہو گئیں اور بہت سی چیزیں جو دوسری روشنی کی شعاعوں کو روکتی ہیں وہ نہ رہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا نور ہر چیز میں سرایت بھی کر رہا ہے اور اس سے جدا بھی ہے۔ اس سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے اس کے متعلق میں آگے بیان کروں گا۔ پس اصل نور خدا کا نور ہے اور کائنات بھی اسی نور سے معمور ہے۔ اور کائنات کا کوئی ذرہ بلکہ ہر ذرہ کا اربواں حصہ بھی اس سے خالی نہیں۔ اور جو ماوراء کائنات ہے وہ بھی خدا کے نور سے معمور ہے۔

پس ایک لحاظ سے خدا تعالیٰ قریب ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور پھر فرمایا

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

اور بہت سی آیات ہیں جو بتاتی ہیں کہ خدا تعالیٰ انسان کے کتنا قریب ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کا جو نور ہے اس کا

کائنات کے ہر ذرّہ سے

ایک پختہ تعلق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ تعلق قائم نہ رہے۔ اور جہاں وہ تعلق نہ رہے وہاں فنا آجاتی ہے۔ وہ چیز جو خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرے۔ وہ قائم نہیں رہ سکتی۔ جب اس کائنات پر فنا آتی ہے چھوٹے پیمانے پر بھی اور بڑے پیمانے پر بھی۔ تو وہ فنا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نور کا تعلق اس سے قطع کر لیتا ہے۔ تب اس چیز پر فنا آجاتی ہے۔ لیکن اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی رُو سے انسان میں بھی خدا تعالیٰ اپنے نور کے ساتھ موجود ہے۔ پس اس لحاظ سے انسان کے ساتھ اس کا بہت گہرا تعلق ہے۔ پاکیزگی اور طہارت کے ذریعہ۔ اس کے باوجود انسان کی جو مادی ترکیب ہے اور اس کا جو مادی وجود ہے۔ وہ اپنی ہیئت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے نور سے اتنا دُور ہے اور اتنے فاصلے پر ہے کہ اس کو پھلانگنا نہ انسان کی کسی طاقت کا کام ہے۔ اور نہ اس کی عقل کا کام ہے۔ آپس میں بہت زیادہ بُعد ہے۔ قرب ہے تو ایسا کہ کوئی ذرہ بھی خدا کے نور سے خالی نہیں۔ کیونکہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اور بُعد ہے تو اتنا کہ انسان کی کیا مجال جو یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا اس سے ملتا جلتا ہوں۔

چنانچہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے ایک بدخیال پیدا ہو گیا لوگوں نے یہ سمجھا کہ پھر انسان عین اللہ بن گیا۔ یا خدا کا وجود مخلوق کا عین بن گیا۔ اس قسم کی لغو اور

غلط اور فلسفیانہ بحثیں

ہمارے درمیان آگئی ہیں۔ حالانکہ ایسا سمجھنا غلط ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی جو اصلی شکل ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ذات غیب الغیب، وراء الوراء اور نہایت مخفی ہے۔ ایسی مخفی کہ خالق اور مخلوق میں فرق کرنے کے لئے جتنے الفاظ بھی استعمال کرلئے جائیں کم ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہرحال اسلام ہمیں یہ کہتا ہے کہ تم اس دھوکے میں نہ رہنا کہ چونکہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اس لئے انسان خدا بن گیا یا خدا انسان میں حلول کر گیا ہے۔ اس قسم کے غلط خیال بعض لوگوں نے اپنا لئے ہیں جو درحقیقت گمراہی کا نتیجہ ہیں۔

پھر ایک اور مسئلہ بیچ میں پیدا ہو گیا کہ جب خدا غیب الغیب ہے اور وراء الوراء اور نہایت مخفی ذات ہے تو ہماری عقل اور ہماری سمجھ تو اس کی کُنہ کو نہیں پہنچ سکتی۔ پھر ہم اس کی معرفت کیسے حاصل کریں تو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ وہ ہے تو وراء الوراء اور غیب الغیب اور نہایت مخفی۔ اتنا مخفی کہ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ۔ تمہارے حواس اس کو حاصل نہیں کر سکتے تم اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ تم اس کی معرفت حاصل نہیں کر سکتے جب تک خود خدا تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا ہے لیکن انسان کو چونکہ معرفت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے اس بُعد کو جو

خالق اور مخلوق کے درمیان

ہمیں نظر آتا ہے اپنے کلام یعنی مکالمہ و مخاطبہ سے پاٹا ہے اور پھر اس کے مکالمہ و مخاطبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے آسمانی نشان ہیں اور زندہ تجلّیات ہیں جن کو اپنے بندوں کے حق میں ظاہر کرتا ہے اور پیش خبریاں ہیں جو اپنے بندوں کو وقت سے پہلے بتاتا ہے۔ تب انسان اللہ تعالیٰ کی زبردست قدرت کا ہاتھ اپنی زندگی میں دیکھتا ہے اور پھر یہ فاصلے جو خالق اور مخلوق کے درمیان واقع ہیں وہ معرفت الٰہی کے حصول کے لئے سکڑ جاتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

> "بے شک وہ اب بھی ڈھونڈنے والوں کو الٰہی چشمہ سے مالا مال کرنے کو تیار ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ اس کے بغیر نہ سچی توحید قائم ہو سکتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی ہستی کا انسان قائل ہو سکتا ہے"

پس جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے مخلوق کے ساتھ شدید تعلق رکھنے کے باوجود یعنی ہر ایک جان کی جان۔ ہر ہستی کا سہارا اور ہر ہستی کو قائم رکھنے کے باوجود وہ الگ ہے۔ وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ اَلْحَیُّ کے معنے

نیست سے ہست کرنے

اور اَلْقَیُّوْمُ کے معنے اس کو قائم رکھنے والی ہستی کے ہوتے ہیں۔ وہ اَلْحَیُّ ہے انسان کو زندگی دیتا ہے۔ وہ اَلْقَیُّوْمُ ہے اس کی زندگی کو قائم رکھتا ہے اور اس میں ایک پہلو تو اللہ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا اس کی مخلوق سے۔ اَلْقَیُّوْمُ کی رُو سے وہ سہارا بنتا ہے ہر ایک چیز کا تب وہ قائم رہتی ہے لیکن اس تعلق کے باوجود وہ

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ

بھی ہے اور

اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ

بھی ہے۔ وہ سب سے برتر اور تمام مخلوق سے وراء الوراء بھی ہے اور تقدّس کے مقام پر جلوہ گر ہے اور اس طرح الگ کا الگ بھی رہا۔ وہ انسان کے ساتھ مل بھی گیا۔ اس نے انسان کے ساتھ تعلق بھی قائم کیا۔ انسان نے اس کے

پیار کی باتیں

بھی سُنیں۔ انسان نے اس کی قدرت کے زبردست ہاتھ کے کرشمے بھی دیکھے۔ گویا وہ دُور ہونے کے باوجود انسان کے قریب بھی آ گیا۔ انسان کیا ہے خدا کی ایک عاجز مخلوق ہے لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے عاجز بندے سے شدید تعلق بھی قائم کر لیا۔ وہ اپنے بندے کی جان کی جان بھی بن گیا اور اس کی ہستی کا سہارا بھی بن گیا۔ اس کے باوجود وہ الگ کا الگ بھی رہا اور مخلوق کے ساتھ مخلوط نہیں ہوا اور اس کائنات میں سب کچھ پیدا کر کے پھر بھی وہ مخلوق کا عین نہیں بلکہ وہ اپنی ذات میں اکیلا اور حقیقی تقدّس اور توحید کے مقام پر جلوہ افروز ہے۔

غرض قرآن کریم نے ذات باری تعالیٰ کے متعلق ہمیں بڑی واضح تعلیم دی ہے۔ اس کا ایک حصّہ اس وقت مَیں نے مختصراً بیان کیا ہے لیکن جو کچھ مَیں نے بیان کیا ہے اس سے ہم آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق شرح و بسط کے ساتھ تعلیم دیتا ہے اسلام کے سوا دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو خدا تعالیٰ کو تمام رذائل سے اور عیوب سے اور نقائص سے منزہ بتاتا ہو اور اس کو تمام محامدِ کاملہ سے متّصف بیان کرتا ہو۔ یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ کو ہر عیب اور نقص سے پاک اور

ہر خوبی کا جامع

قرار دیا ہے اور اسے ذات و صفات میں منفرد ثابت کیا ہے۔ جب کہ دوسرے مذاہب نے خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے سمجھنے میں بہت ٹھوکریں کھائی ہیں۔

برصغیر ہند و پاک میں ہندو بڑی کثرت سے رہتے ہیں۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے تصوّر کے ساتھ اتنی زیادتی کی ہے کہ کوئی حد نہیں۔ کئی دیوتا بنا لئے اور دیوتا بناتے ہوئے شرک کے بڑے گند میں چلے گئے عیسائی ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تثلیث کا مسئلہ بنا لیا اور ایک عاجز انسان جو اپنی تمام کمزوریوں کے ساتھ اس دنیا میں پیدا ہوا تھا اُسے انہوں نے خدا بنا لیا۔

پس تمام مذاہب کو اس بات میں ہمارا چیلنج ہے کہ اسلام سے باہر جتنے مذاہب ہیں وہ توحید حقیقی کی معرفت اور اس کے اظہار

کے بارہ میں اسلام سے موازنہ کر دیکھیں انہیں ماننا پڑے گا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے اللہ کی ذات کو تمام عیوب اور نقائص اور کمزوریوں اور کوتاہیوں سے پاک اور منزّہ ثابت کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور اُسے تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفاتِ حسنہ سے متصف

قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق واضح تعلیم دی گئی ہے۔ یہی سچّی تعلیم ہے۔ یہی ہماری ضرورتوں کو پُورا کرتی ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جو ہمیں گمراہیوں سے بچاتی ہے۔

بعض بے وقوف فلسفی یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات میں اتنا کامل ہے تو کیا وہ اپنے جیسے اَور خدا نہیں پیدا کر سکتا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق یوں سمجھنا چاہیئے کہ وہ ایک ایسا وجود ہے جو کسی دوسرے کی طرف سے مخلوق نہیں بلکہ ازلی اور ابدی طور پر اپنی طرف سے آپ ہی ظہور پذیر ہے اور خدا ہونے کے یہی معنے ہیں کہ وہ ایسا ہو۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ آیا خدا اپنی مثل بنانے پر قادر ہے یا نہیں تو اس کی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریح کی ہے۔

ویسے یہ ایک موٹی بات ہے کہ اگر اللہ کو جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں اور ہم تسلیم کرتے ہیں اور ہماری فطرت اور عقل تسلیم کرتی ہے ازلی ہونا چاہیئے یعنی ہمیشہ سے ہونا چاہیئے تو اگر اللہ اپنے جیسا کوئی اَور بنالے تو وہ ازلی تو نہیں ہوگا اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ عقلاً وہ اپنے جیسا کوئی اَور خدا نہیں بنا سکتا کیونکہ جس کو بھی وہ بنائے گا بقول معترضین وہ ازلی نہیں ہو سکتا۔ وہ تو پھر اس وقت سے ہوگا جس وقت سے خدا نے اُسے بنایا ہے۔ اس مسئلہ میں تفصیل میں جائے بغیر ایک عام فہم دلیل ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ اسلام ایک فلسفہ نہیں ہے۔ اسلام بے مقصد حقائقِ کائنات بیان نہیں کرتا

اسلام کی تعلیم بڑی گہری تعلیم ہے

اور بڑی وسعتیں رکھنے والی تعلیم ہے اور بڑی حسین تعلیم ہے اور بڑا حُسن رکھنے والی تعلیم ہے اور بڑا احسان کرنے والی تعلیم ہے۔

پس اسلامی تعلیم جو حُسن و احسان سے پُر اور حقائق و معارف پر مشتمل ہے۔ اِس لئے دی گئی ہے کہ انسان اس سے فائدہ اٹھائے۔ دنیا میں کامیاب اور عاقبت میں سرخرو ہو۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات کے متعلق قرآن عظیم میں جو کچھ ہمیں سکھایا ہے اور جو بھی تعلیم دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں خدا کی عظمت اور جلال کے سایہ میں اپنی زندگیاں گذاریں اور ہر آن لرزاں و ترساں رہیں اور ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہیں کہ خدا تعالیٰ جو عظیم ہستی ہے، بڑی حسین ہستی ہے۔ بڑا پیار کرنے والی ہستی ہے۔ بڑی دیالو ہستی ہے اور بہت بخشش کرنے والی ہستی ہے اس کے ساتھ ہمارا زندہ تعلق پیدا ہو جائے تاکہ جس مقصد کیلئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے، وہ پورا ہو۔

ہماری دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے والے اور اللہ تعالیٰ سے بیشمار نعماء کو پانے والے اور اس کی رحمتوں کے وارث بننے والے ہوں۔ آمین

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ــــ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار
فیصل آباد

ٹویوٹا
گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات
ہول سیل پر
الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں
۳۸۔ تبت سنٹر بندر روڈ۔ کراچی
فون ۷۴۶۰۹

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸ ؛ گھر فون: ۵۳۵۰۰
ــــ کو ہمیشہ یاد رکھیں ــــ

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵۔ بی انارکلی۔ لاہور
الفردوس شال ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری
کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسے اور
گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں
پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے،
شلواریں سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور۔

حضرت حکیم نظام جان رح
کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ٭ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۴۸۴۴
ربوہ ٭ بالمقابل ایوان محمود فون ۶۲۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان رح
رجسٹرڈ درجہ اوّل

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
باا عتماد ادارہ
نعیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے سٹیشن
رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ
فون ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

لینڈ مارکس

۱۰۳-سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴
فون: ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱-فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور فون ۴۱۹۰۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)

اور

۱۲-ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

راولپنڈی و اسلام آباد
میں
پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت
کیلئے
آپ کا اپنا ادارہ

قریشی پراپرٹی سنٹر

K.82 ظفر الحق روڈ راولپنڈی
سے رجوع کریں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶-نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور پر
تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰/۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

دانت مت نکلوائیے

ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) قیمت -/۱۵
اینٹی کیریز (ANTI CARIES) قیمت -/۱۵
پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) قیمت -/۱۵
ٹوتھ کیور (TOOTH CURE) قیمت -/۲

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۶

ضرورت ہے

۱-ڈرائیور۔ تجربہ ۵ سال
تنخواہ -/۵۰۰ روپے ماہانہ۔

۲-چوکیدار۔ فوجی ریٹائرڈ شدہ ہو
تنخواہ -/۴۲۷ روپے ماہانہ۔

۳-پرچیز آفیسر۔ تجربہ ۵ سال کم از کم
درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق شدہ ہونا ضروری ہیں۔

پاکستان چپ بورڈ
پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

قرآن مجید

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کے ہاتھ کا لکھا ہوا فوٹو آفسٹ طباعت کیساتھ

- بچے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے کے بعد اس پر بڑی جلدی قرآن ختم کر لیتے ہیں۔
- کمزور نظر اصحاب بڑی آسانی سے اسے تلاوت کر سکتے ہیں۔

جلی قلم ـ بڑا سائز قیمت -/۳۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

شائع کردہ:۔ **قرآن پبلیکیشنز ربوہ**

فون: ۲۶۲۲۱، ۲۶۲۶۹
تار کا پتہ: HONESTMAN

راولپنڈی۔ اسلام آباد
میں
جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
آپ کا اپنا ادارہ

رئیل اسٹیٹسمین سروسز

REAL
ESTATESMAN
SERVICES

الٰہی چیمبرز۔ جی 6/1/1 اسلام آباد
پروپرائٹر:۔ منصور احمد خاکی

قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق

دواخانہ حکیم نظام جان

ہر قسم کے مفید مشورہ کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں
مینجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

ربوہ اور بیرونِ ربوہ سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵

✳ سمن برگ ✳ سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب
سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

محلِّ وقوع

یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ

جدید ترین تیکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بینک

مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور،

نقشہ

ملحقہ آبادی

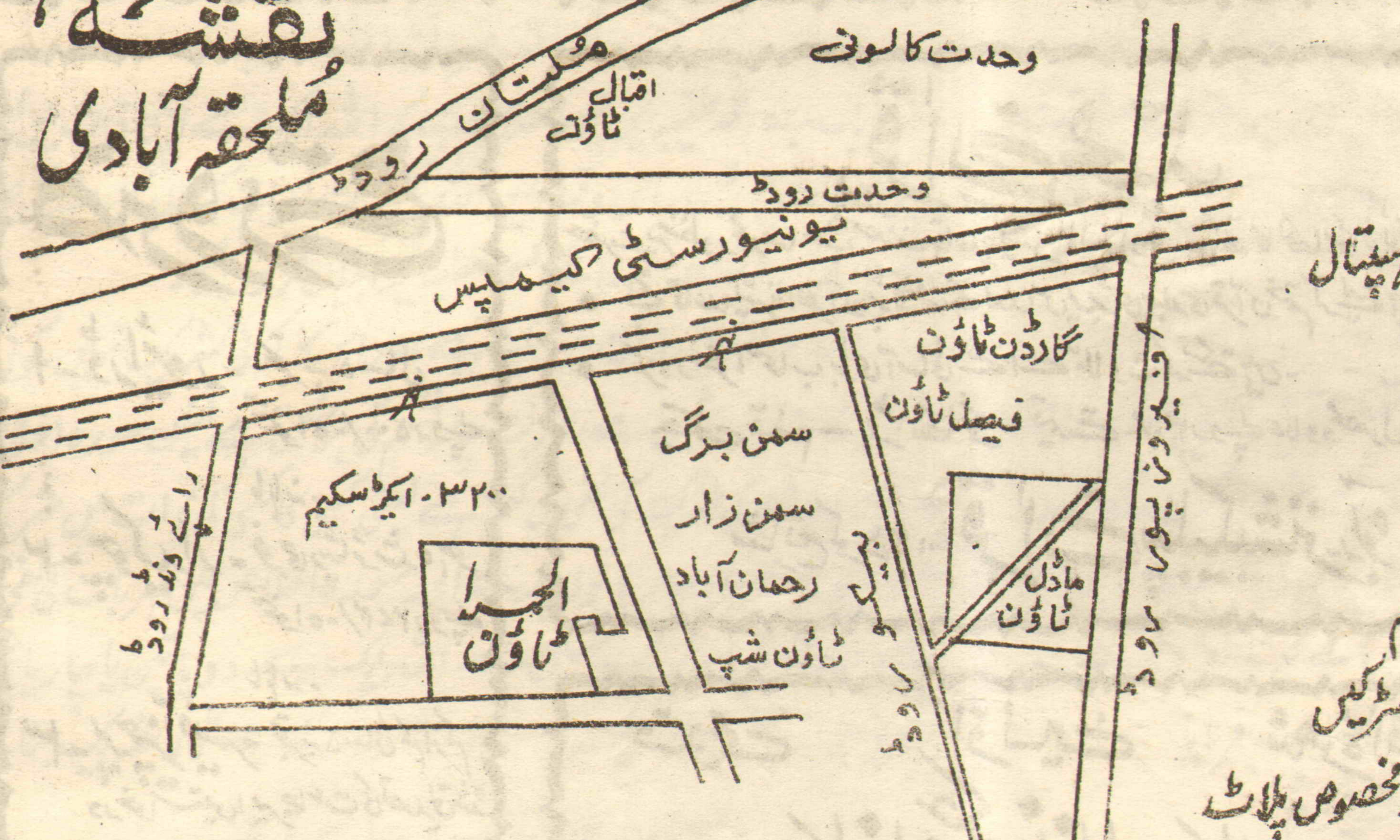

خصوصیات

- ○ جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- ○ تعلیمی و طبّی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- ○ سرسبز و شاداب علاقہ
- ○ تفریح کے لئے پارک
- ○ وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- ○ بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- ○ مسجد ○ مہذب ماحول ○ کشادہ سڑکیں
- ○ بیرونِ ممالک پاکستان میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

← پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا،

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ــ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات ــ فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور